سوال

(313) پانی کی موجودگی میں تیمم جائز نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک نوجوان ہوں پڑھائی میں مصروف ہوں اور رات کو ہونے والے احتلام کی وجہ سے مشقت میں بتلا ہوں کبھی تنگی وقت اور کبھی شرمندگی کی وجہ سے فوری طور پر غسل نہیں کرسکتا۔ کبھی میں بحالت جنابت ہی باجماعت نماز پڑھ لیتا ہوں۔ اور پھر مناسب وقت پر غسل کرکے نماز دوہرا لیتا ہوں۔ اور کبھی پاک مٹی سے تیمم کرکے اور پھر وضوء کرکے نماز پڑھ لیتا ہوں اور اسے دوہراتا بھی نہیں ہوں کیونکہ میں نے یہ مسئلہ سن رکھا ہے کہ اگر کوئی دوست کسی دوست کے ہاں شب بسر کرے۔ اسے احتلام ہوجائے اور اسے خوف ہو کہ اسے شک کی نگاہ سے دیکھا جائے گا تو وہ تیمم کرلے اور کبھی کبھی میں صبح کی نماز کو موخر کرکے ظہر کے ساتھ ادا کرلیتا ہوں۔ تاکہ آسانی کے ساتھ غسل کرسکوں ان صورتوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

برادر! آپ کے لئے یہ لازم ہے کہ احتلام ہونے پر نماز سے پہلے غسل ضرور کرلیں خواہ احتلام ہر رات ہو کیونکہ اس سے غسل واجب ہے جب آپ شہر میں ہوں اور پانی بھی وافر مقدار میں موجود ہو تو غسل ساقط نہیں ہوتا اور نہ کسی کو ترک غسل میں معذور سمجھا جائے گا۔ اور پھر تو اب مسجدوں میں گھروں میں اور بازاروں میں ہر جگہ غسل خانے موجود ہونے کی وجہ سے غسل کرنے میں کوئی دشواری نہیں بلکہ بہت آسانی پیدا ہوگئی ہے لہذا ہر حال میں آپ کے لئے غسل کرنا لازم ہے۔ اور دین کے حکم پر عمل کرنے میں شرمانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تیمم تو صرف اس صورت میں جائز ہے جب پانی موجود نہ ہو جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَم تَجِدوا ماءً فَتَيَمَّموا ... ٦ ... سورة المائدة

''اگر پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو''

اس دوست کا قصہ حجت نہیں ہے۔ جس نے دوست کے پاس شب بسر کی اور اسے احتلام ہوگیا اور اس نے سوء ظنی سے بچنے کے لئے تیمم کرلیا تو یہ کسی نے اپنے اجتہاد سے فتویٰ دیا ہوگا اور شاید اس کا تعلق کسی خاص حالت سے ہو عام حالات پر اسے منطبق نہیں کیا جاسکتا لہذا غسل کرنا از بس ضروری ہے قدرت کے باوجود اسے ظہر یا کسی اور وقت تک موخر کرنا بھی جائز نہیں اس طرح پانی کی موجودگی میں تیمم کرنا بھی ہرگز جائز نہیں الا یہ کہ بہت سخت سردی ہو پانی گرم کرنے کا کوئی انتظام نہ ہو اور ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے کی صورت میں موت یا کسی اور نقصان کے پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں تیمم کا جواز ہے۔ (شیخ ابن جبرین ؒ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

صفحہ نمبر308

محدث فتویٰ